متنبی قادیان کا آنحضرت ؐ پر اظہار کبر و ناز

اپریل کے شمارے کے بعد بقیہ حصہ

قادیانیت (انگریزی) انگریزی از شہید ملت علامہ احسان الٰہی ظہیر

اور پھر مختلف اجزاء سے تیار شدہ مشروبات بھی تو ختم کر جاتا تھا جو عنبر ۱ عود مشک زعفران آباد

۲ ' مرجان ' نیلم ' یاقوت ' ۳ افیون ۴ اور شراب ۵ سے سجے ہوتے تھے۔

۱۔ (مکتوبات احمدیہ ۔ ج نمبر ۵ ۔ ص نمبر ۲۶) ۴۔ (الفضل ۔ ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء)

۲۔ (مکتوبات احمدیہ ۔ ج نمبر ۵ ص نمبر ۱۲۱) ۵۔ (پیغام صلح ۔ ۱۲ مارچ ۱۹۳۵ء)

۳۔ (مکاتیب امام ص نمبر ۲ بنام ایم حسین قادیانی)

ظاہر ہے تجھے یہ عیش و عشرت " استحصال نبوت " کی وجہ سے میسر تھی کیونکہ " لبادہ نبوت " اپنانے سے پہلی تیری قابل رحم اور شرمناک حالت پر تیرے اپنے الفاظ شاہد ہیں کہ .....

میں ایک غریب آدمی تھا جسے کوئی بھی نہیں جانتا تھا۔ زندگی گزارنے کا میرے پاس کوئی ذریعہ نہیں تھا۔ مجھے اپنے باپ سے معمولی سی وراثت ملی تھی لیکن پھر کرم ہوا اور اس وقت کہ جب مجھے مہینے بھر میں ۱۰ روپے کی امید نہیں ہوتی تھی ' اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات میرے سپرد کر دی اور میری حالت بہتر بنا دی اسی نے مجھے بلند کر دیا اور اسی وقت میرے پاس تقریباً ۳ لاکھ روپے جمع ہیں۔ (حقیقت الوحی ص نمبر ۲۱۲ ۔ ۲۱۱)

کیا کوئی شخص بتانے کی زحمت کر سکتا ہے کہ اس بے انتہا دولت کا " ذریعہ حصول " کیا تھا ؟..... لیجئے ایک قادیانی نادانستگی میں خود ہی وضاحت کرتا ہے کہ .....

مجھے کچھ مبلغین نے بتایا کہ وہ بڑی بڑی رقوم خیرات کے طوور پر قادیان بھیجتے تھے لیکن جب ہم قادیان گئے تو ہم نے دیکھا کہ یہ رقوم محترم غلام احمد کی بیگمات پر خرچ ہو رہی ہیں کیونکہ وہ بے حد آرام و سکون سے پر تعیش زندگی گزار رہی تھیں۔ (کشف الاختلاف ۔ ص نمبر ۳ از مفتی سرور شاہ)

سو اس طرح اس " غریب پیغمبر " نے دولت اکٹھی کی۔ دولت کے اس ناجائز انبار سے پہلے وہ بمشکل اپنی تنخواہ پر گزارہ کرتا تھا۔ اس کی حالت اتنی مخدوش تھی اسے صرف ۱۵ روپے کی نوکری کے لئے سیالکوٹ سے " ہجرت " کرنا پڑی۔ دوسروں کی جائیدادیں ہتھیانے والا یہ چور پھر بھی اپنا موازنہ اس عظیم پیغمبر سے کر رہا ہے کہ جن کے فقر کا عالم یہ تھا کہ جب دنیا سے رخصت

ہوئے تو قرض اتارنے کے لئے ان کی زرہ ایک یہودی کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی بہرحال قادیانی کہتا ہے کہ .....

جو مجھ میں اور محمد مصطفےٰ میں فرق روا رکھتا ہے تو وہ مجھ سے واقف ہی نہیں۔ (الفضل ۱۶ جون ۱۹۱۵ء)

حالانکہ جان لو کہ .....

میں مسیح اور موسیٰ ہوں میں محمد اور احمد ہوں کہ جنہیں اللہ نے پسند فرمایا تھا۔ (درثمین)

مزید کہتا ہے کہ .....

جو شخص میری جماعت میں شامل ہو جاتا ہے اسے وہی رتبہ مل جاتا ہے کہ جو رتبہ آنحضرتؐ کے صحابہ کو حاصل تھا۔ (خطبہ الہامیہ ۔ ص ۱۷۱)

ان جھوٹے دعوں کا جواز اور جواب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ اس کی جماعت میں شامل ہونے والے حقیقت میں میلمہ کذاب اور اسود عسی کے "حواریوں" کی صفوں میں شامل ہیں)

تالیف شیخ احمد بن حجر

معاشرہ کی مہلک بیماریاں اور اُن کا علاج

مکتبہ قدوسیہ
اہل حدیث مارکیٹ
غزنی سٹریٹ
اردو بازار لاہور

اس متنبی کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ وہ حضرت محمدؐ کا مجسمہ ہے۔ حالانکہ جب آنحضرتؐ دنیا سے رخصت ہوئے تو ان کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی رکھی ہوئی تھی اور آقا کی ازواج مطہراتؓ پانی اور کھجوریں کھا کر گزارہ کرتی تھیں حالانکہ اگر آنحضرت چاہتے تو ان کے جانثار ساتھی ان کی رضا جوئی اور خوشنودی کے لئے ان کا گھر سونے اور چاندی سے بھر سکتے تھے لیکن آپؐ نے ایسا پسند نہ فرمایا۔ پھر آنحضرتؐ کے عظیم رفیق اور خلیفہ اول پھٹے پرانے کپڑوں میں فوت ہوئے اور انہی کپڑوں میں مدفون ہوئے۔ آنحضرتؐ کے دوسرے عظیم ساتھی کہ جن کی سلطنت قیصر و کسریٰ تک پھیلی ہوئی تھی وہ بھی "پیوند زدہ" کپڑوں میں ملبوس ہوتے تھے۔ اس کے برعکس یہ جھوٹا دجال کتابوں کی اشاعت کے وعدے پر لوگوں سے پیسے ہتھیاتا رہا اور بعد میں اپنا وعدہ بھی بھول گیا۔

اس نے نہ تو کتابیں ہی شائع کیں اور نہ ہی یہ رقم لوگوں کو واپس لوٹائی اور جب اس سے رقم کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا تو کہنے لگا کہ .....

اللہ نے یہ رقم مجھے "بخشا" دی ہے اور میں اس میں سے ایک پیسہ بھی واپس نہیں لوٹاؤں گا اور نہ ہی میں اس کے لئے جواب دہ ہوں اور کوئی مجھ سے اگر اس کے متعلق سوال کرتا ہے تو پھر یہی ہو سکتا ہے کہ آئندہ وہ مجھے ادھار نہ دے۔ (الحکم - ۲۱ مارچ ۱۹۰۵ء)

یہ ہے اس بے حیا، جھوٹے دغا باز کے گھناؤنے کردار کی اصل حقیقت اور پھر اسی طرح اس کے جانشین تھے کہ جو ایسے پرتعیش محلوں میں رہتے تھے کہ جن کا وہ کبھی خواب میں بھی تصور نہیں کر سکتے تھے اور ان وسیع مکانات کی حفاظت کے لئے باقاعدہ کتے بھی رکھے گئے تھے۔ (الفضل - ۲ اکتوبر ۱۹۲۴ء)

اسی طرح اس ظالم انسان کا دوسرا جانشین، ان محسنوں سے ملنے یورپ گیا کہ جنہوں نے اس کے باپ کے سر پر "تاج نبوت" رکھا تھا تو وہاں اسے صرف سفری اخراجات کے لئے ۴۰ ہزار روپے کی خطیر رقم ملی۔

مزے کی بات یہ ہے کہ "خلیفہ قادیان" وہاں سے (پیغام صلح ۲۳ جولائی ۱۹۲۴ء) پیرس بھی گیا تاکہ وہاں منعقد ہونے والی رقص کی بین الاقوامی تقریبات میں حصہ لے سکے۔ ان نمائشی تقریبات میں جوان لڑکیاں ہر قسم کے لباس سے آزاد ہو کر (Dance) کیا کرتی تھیں۔ اس "

جانشین خلافت " سے جب ان تقریبات کے متعلق پوچھا گیا تو کہنے لگا کہ .....

ایک تو میری نظر کمزور تھی دوسرے سٹیج بھی اتنے فاصلے پر تھا کہ میں " برہنہ رقص نسواں " کو اچھی طرح نہیں دیکھ سکا۔ (بشیر احمد بن غلام احمد قادیانی ۔ کلمتہ الفصل ص ۱۴۶ منقول از ریویو آف ریلیجنز)

ماشاء اللہ ! کیا " امت " ہے اور کیا " تاثیر نبوت " ہے ؟ واقعی مرزائیوں کی اس حالت پر مولانا ظفر علی خان نے بالکل صحیح فرمایا تھا کہ ۔

پلی ہے مغربی تہذیب کی آغوش عشرت میں
نبوت بھی رسیلی ہے پیغمبر بھی رسیلا ہے

قابل غور بات یہ ہے کہ " نمائش جسم " کی تقریب میں حصہ لینے والا کوئی عام " امتی " نہیں تھا بلکہ اس بدکردار کا اپنا بیٹا اور " خلیفہ " تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس فریبی انسان کی گندی نسل سے محفوظ فرمائے۔ آمین !

ان " حرکات مقدسہ " کے باوجود قادیانیوں کا پھر بھی یہ دعویٰ ہے کہ غلام احمد کی روحانیت آنحضرتؐ کی روحانیت سے زیادہ اکمل اور راسخ تھی۔ اصل میں یہ بات بھی درست ہے کیونکہ غلام احمد کی " روحانیت " میں افیون اور شراب کی حلاوت ' عورتوں کے لئے چاہت اور انگریزوں کی قرابت شامل ہے جبکہ آنحضرتؐ کی مقدس ' محترم ' طاہر ' مطہر اور پاکباز شخصیت ان " خبائث " سے بہت دور تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ غلام احمد کی " روحانیت " کیا ہے ؟ یہی کہ خود خدا کی طرف جھوٹ منسوب کرتا ہے۔ اس کا بیٹا رقص و سرود کی محافل کا رسیا ہے۔ ناپاک کتے ان کے گھروں کے " محافظ " ہیں۔ تحریف قرآن جیسی ناپاک جسارت ان لوگوں کا " فن " ہے آیئے ذرا ایک قادیانی کو دیکھتے ہیں کہ وہ آیات کی غلط تشریحات کے ذریعے کس طرح غلام احمد کا رتبہ آنحضرت سے بڑھا رہا ہے اور آیات کی تحریف سے آنحضرت کی توہین کا کیسے مرتکب ہو رہا ہے ..... !

قرآن میں مذکورہ میثاق کہ جسکے الفاظ ہیں

واذ اخذ اللہ میثاق النبین لما اتیتکم من کتاب وحکمتہ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتومنن بہ ولتنصرنہ قال ا اقررتم واخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشہدو وانا

معکم من الشاہدین ○

اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ میں تم کو کتاب و حکمت عطا کردوں اور پھر تمہارے پاس ایک رسول آجائے کہ جو اس کی تصدیق کردے جو تمہارے ساتھ ہے تو اس پر ایمان لے آنا اور مدد کرنا اور (اللہ نے) پوچھا کیا تم (سب نبی) اقرار کرتے ہو اس عہد کا تو ان سب نے اقرار کرلیا اور پھر اللہ نے کہا کہ گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ شاہد ہوں۔ (آل عمران ۔ ۸۱)

اصل میں غلام احمد کے لئے لیا گیا ہے نہ کہ محمد رسول اللہ کے لئے۔ وہ انبیاء جن سے وعدہ لیا گیا تھا ان میں نہ صرف نوح' ابراہیم' موسیٰ' عیسیٰ بلکہ آنحضرت خود بھی شامل تھے۔ اس لئے یہ عہد یقیناً حضرت غلام احمد' ان پر درود و سلام ہو' کے لئے ہے لہٰذا مسلمانوں کو اس حقیقت کو تسلیم کرلینا چاہئے اور حضرت غلام احمد کے شکر گزار بننے میں ذرا بھی دیر نہیں کرنا چاہئے۔ (الفضل ۔ فروری ۲۶ ۱۹۲۴ء)

اس عبارت سے اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ قادیانیت کا وجود' درحقیقت ہمارے ایمان اور اسلام کے بنیادی عقائد کو تباہ کرنے کی سازش ہے۔ یہ سازش تین طرح سے اسلام پر اثر انداز ہوتی ہے یا ہوتی رہی ہے۔ اول قرآن پاک کی تحریف' دوم قرآن کے بارے میں مشکوۃ پیدا کرنا اور سوم آنحضرت ؐ کی شخصیت کا "طلسم توڑنا" ظاہر ہے کہ گمراہی کا یہ راستہ ان سامراجی کافروں کی محنتوں کا ثمرہ ہے کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی لافانی تعلیمات سے خائف تھے۔ غلام احمد کو منصب نبوت پر فائز کرنے کا مقصد ہی یہ تھا کہ آنحضرت ؐ کی عظمت اور مسلمانوں کے دلوں مین ان کی محبت کم کردی جائے۔ چونکہ قرآن کے الفاظ بدلنا ان کے بس کی بات نہیں تھی لہٰذا انہوں نے آیت کے متن اور ترجمے کو ذہن میں رکھے بغیر بالکل اجنبی معانی و مطالب' تشریحات اور توضیحات کیں۔ سو غلام احمد ہی وہ پہلا شخص تھا کہ جس نے تحریف قرآن کی غلیظ بنیاد رکھی۔ اس سلسلے میں اس کے حواریوں کا کردار بھی خاصا قابل نفرت و مذمت ہے۔ ذرا دیکھئے کہ زیر نظر عبارت میں غلام احمد کس طرح بیک وقت تحریف قرآن اور آنحضرت ؐ کی تنقیص و توہین کا مرتکب ہو رہا ہے.....

قرآن پاک کی آیت

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم میں اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہؐ کے نام سے مجھے پکارا ہے جیسا کہ بیشتر مقامات پر مجھے ان ناموں سے پکار چکا ہے۔ (تبلیغ رسالت از قاسم قادیانی ج نمبر۱۰ ص نمبر۱۴)

مزید لکھتا ہے کہ .....

اللہ نے قرآن اور احادیث میں جا بجا میری بشارتیں دی ہیں اور **ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق** میں رسول سے مراد میری ہی ذات ہے۔ (اعجاز احمدی از غلام احمد۔ نزول المسیح ص نمبر۷)

ایک اور جگہ کہتا ہے کہ .....

وما ارسلنک الا رحمتہ اللعلمین اور **وبعثک مقاما محمودا** ○ کا مصداق میری ہی ذات ہے (اربعین نمبر۳ صفحہ نمبر۲۵) اس راستے پر گامزن ہوتے ہوئے ان کا بیٹا لکھتا ہے کہ .....

غلام احمد ہی وہ نبی ہیں کہ جن کے متعلق بیشتر انبیاء نے بشارتیں دی ہیں اور **یاتی من بعدی اسمہ احمد** سے غلام احمد ہی مراد ہیں کیوں کہ ان کا نام احمد ہے جبکہ آنحضرتؐ کا نام محمد تھا۔ (ریویو ریلیجز۔ ص نمبر۱۴۱۔ ۱۳۹۔ الفضل ۱۹ اگست ۱۹۱۶ء)

اس مکاری ' عیاری اور فریب کاری کے باوجود ان کے کلمے میں کوئی تبدیلی نہیں حالانکہ نبی نیا ہے تو کلمہ بھی نیا ہونا چاہئے لیکن اس کے برعکس قادیانی **لا الہ الا اللہ ' محمد رسول اللہ** کے الفاظ ہی لبوں پر سجاتے ہیں۔ اس بات کو ایک بدبخت پرفریب طریقے سے یوں واضح کرتا ہے کہ .....

ہمیں اپنے دین کے لئے نئے کلمے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ غلام احمد اور محمد میں کوئی فرق نہیں ہے جیسا کہ غلام احمد خود فرماتے ہیں کہ

" میرا جسم " محمد جیسا ہے۔ لہٰذا جو کوئی مجھ میں اور ان میں فرق کرتا ہے تو درحقیقت وہ مجھ سے واقف ہی نہیں ہے علاوہ ازیں اللہ نے یہ وعدہ بھی کیا ہے کہ تمام انبیا کے بعد مسیح موعود آئے گا اور مسیح موعود یعنی میں آچکا ہوں ..... ہمارے مسیح موعود اسلام کی تبلیغ کے لئے بھیجے گئے ہیں چونکہ وہ محمد جیسے ہیں لہٰذا ہمیں نئے کلمے کی ضرورت نہیں ہے جبکہ اللہ محمد سے جدا کسی نبی کو بھیجے گا تو ہم بھی اپنا نیا کلمہ بنالیں گے۔ (کلمتہ الفصل ۔ منقول از ریویو آف ریلیجز

ج نمبر ۴ ص نمبر ۱۵۸)

قادیانی اپنی غلطیوں اور خرافات میں اتنے مضبوط اور راسخ ہیں کہ ان کی اس ہٹ دھرمی پر انہیں داد دینا پڑتی ہے آیئے ذرا " قادیانی گمراہی " دیکھتے ہیں۔

غلام احمد کی قبر اور اس کے آس پاس کا احاطہ جنت کا باغ ہے کیونکہ غلام احمد کا یہ مقبرہ آنحضرتؐ کے روضے جیسا ہی ہے۔ (مجلّہ الفضل)

ان احمقوں کا ایمان ہے کہ .....

محمد رسول اللہؐ کی رحمتیں غلام احمد کی قبر پر برستی ہیں۔ نیز قادیان میں مقیم عوامی رابطے کا ڈائریکٹر اعلان کرتا ہے کہ .....

اس شخص کی حالت واقعی قابل رحم ہے کہ جو قادیان یعنی دارالامن میں تو آتا ہے لیکن جنت کے نور سے منور اس روضے پر حاضری نہیں دیتا۔ ایسے آدمی کو علم ہونا چاہیئے کہ اس روضہ مقدس (روضہ بخشش) پر کہ جس میں غلام احمد کی مقدس (نجس) شخصیت محو استراحت ہے ' حضرت محمدؐ درود و سلام بھیجتے ہیں۔ یعنی اس روضے کی سیر سے انسان ان رحمتوں سے لطف اندوز ہو سکتا ہے۔ واقعی جو شخص اس حج اکبر سے فائدہ نہیں اٹھاتا ' وہ بد قسمت ہے۔ (الفضل - ۱۸ دسمبر ۱۹۲۲)

بالکل غلط - یہ سراسر جھوٹ اور بے بنیاد فلسفہ ہے۔ اے ذلیلو ' شیطانو ' زبان دراز تم سب کے سب انتہائی " اعلیٰ درجے " کے ذلیل ہو۔ تمہیں ذلیل نہ کہا جائے تو بتاؤ کس خطاب سے نوازا جائے کہ پر عظمت نبی کی توہین کرتے ہو اور غلام احمد جیسے دجال کو نبی مانتے ہو۔

خدا کی قسم جو شخص اس نبی کی توہین کرتا ہے جسے اللہ نے مبعوث کیا ' جسے ختم نبوت کی مالا میں آخری موتی کی حیثیت حاصل ہے ' جسے نسل آدم کا سردار کہا گیا ہے ' جس کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے ' وہ بے شک لعنتی اور کمینہ ہے اور غلام احمد کے اپنے الفاظ بھی اس بات پر شاہد ہیں .....

جو شخص آنحضرتؐ کی توہین کرتا ہے وہ کافر ہے۔ (عین المعرفہ ص نمبر ۱۸)

اس "ارشاد" کی روشنی میں غلام احمد اینڈ کمپنی کے بارے میں اس عقیدے کو تقویت دی جا سکتی ہے کہ وہ کافر ہے۔ اس کا اپنا بیٹا بھی یہ کہہ کر کفر میں ڈوب گیا ہے کہ .....

ہر شخص میں ایسی خاصیت ہے کہ وہ ہر اس مقام تک پہنچ سکتا ہے جس کی کہ وہ خواہش کرتا ہے حتیٰ کہ اگر وہ چاہے تو آنحضرتؐ سے بھی آگے جا سکتا ہے۔ (الفضل ـ ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

اعوذ باللہ من ذالک ! یہ ابن شیطان اس محترم ' مقدس اور پوتر ہستی کے متعلق محو توہین ہے کہ جنہیں ایک رات کے حصے میں اللہ رب العزت نے مسجد اقصیٰ سے لے کر ساتوں آسمانوں کی سیر کروائی تھی ' جن کی اقتدا میں تمام انبیاء نے نماز ادا کی تھی ' جن پر اللہ اور اس کے فرشتے سلام بھیجتے ہیں۔ جن کے پاس شفاعت کا اعزاز ہے ' جو خطیب الانبیاء کے تمغہ سے متصف ہیں ' جو ہر غلطی ' لغزش ' خطا اور گناہ سے مبرا ہیں اور جنہیں اللہ نے دین حق کی ساتھ مبعوث کیا تھا اور فرمایا تھا کہ .....

یا یھا النبی انا ارسلنک شاھدا ومبشرا ونذیرا ○ وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا ○ (احزاب ۴۵ ـ ۴۶)

نیز فرمایا تھا کہ .....

یا یھا الذین امنوا لا تقدمو بین یدی اللہ ورسولہ واتقو اللہ (الحجرات نمبر۱)

اے ایمان والو ! اللہ اور اس کے رسول (کی تمام کردہ حدود) سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے ڈور۔

ان فرمودات الٰہیہ کے برعکس قادیانی خلیفے کا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص عظمت و بزرگی میں پیغمبر خدا سے آگے بڑھنا چاہتا ہے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔

عیاذ اللہ اس سے بڑھ کر کفر اور کیا ہو گا ؟ نبی کی اس سے زیادہ توہین اور کیا ہو گی ؟ اس لئے ہم بھی کہتے ہیں کہ اے دجالو ! تمہاری اس حرکت سے واضح ہو گیا ہے کہ تم سے زیادہ کوئی شخص کمینگی کا بھی مظاہرہ نہیں کر سکتا۔ تم جیسے کیڑے مکوڑے کبھی بھی آنحضرتؐ کے مقام و منصب میں تنقیص نہیں کر سکتے۔ رسول خدا کا مقام تو اتنا بلند ہے کہ اگر زمین و آسمان کی ساری قوتیں مجتمع ہو کر بھی ان کے مقابلے میں آجائیں تو وہ آنحضرت کے نعلین مبارک سے لگی مٹی کے ایک ذرے کی بھی برابری نہیں کر سکتیں۔ تمہاری غلیظ ذہنیت کے باعث تمہارا یہ دعویٰ بالکل فضول ہے کہ قادیانی بھی نبی اکرمؐ کو وہی مقام دیتے ہیں کہ جو ملت اسلامیہ کے نزدیک

مسلم ہے۔ مسلمانوں میں ایک ادنیٰ سا امتی بھی وہ الفاظ زبان پر لانے کے متعلق سوچ نہیں سکتا کہ جو یہ کہتے ہیں۔ ظاہر ہے قادیانوں کے اس دعوے کے متعلق یہی کہا جا سکتا ہے کہ .....

یخدعون اللہ والذین امنو وما یخدعون الا انفسھم وما یشعرون ○ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا ولھم عذاب الیم بما کانوا یکذبون ○

(اپنے خیال میں) وہ اللہ اور ایمان والوں کو دھوکہ دیتے ہیں لیکن درحقیقت وہ اپنے آپ ہی کو دھوکہ دیتے ہیں اور وہ اس کا شعور نہیں رکھتے۔ (درحقیقت) ان کے دلوں میں بیماری (منافقت) ہے اور اللہ نے ان کی بیماری میں مزید اضافہ کر دیا ہے اور ان کے لئے درد ناک عذاب ہے کیونکہ وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ (البقرہ ـ ۹ ـ ۱۰)

قادیانی حضرات کن خیالوں میں ہیں کہ نبی کی شان میں تخفیف کر کے وہ اپنا مقصد حاصل کر سکیں گے ؟ ہرگز نہیں ..... ایسا کبھی بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ اعلان خداوندی ہے کہ .....

یریدون ان یطفئوا نور اللہ با فواھھم ویابی اللہ الا ان یتم نورہ ولو کرہ الکافرون ○ (سورہ توبہ نمبر ۳۲)

یا جیسے مولانا ظفر علی خان نے فرمایا تھا کہ .....

نور خدا ہے کفر حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

سو اے ال ابلیس ! تم اپنی تمام قوتیں ، طاقتیں ، ساتھی ، حمایتی اور کافر انگریزی آقاؤں کو اکٹھا کر لو اور اپنا پورا زور صرف کر لو لیکن تم پھر بھی اللہ کے چراغ کو گل نہ کر سکو گے کہ جو ساری کائنات کے لئے نور کا مینار ہے اور جس طرح تمہارے ملحد آقاؤں کو برصغیر پاک و ہند سے دم دبا کر بھاگنا پڑا تھا اب اسی طرح تم بھی " مشرق " سے دفع ہونے کی سوچو۔ تم مسلمانوں کے دلوں میں جہاد کی محبت کی بجائے " برطانوی عشق " پیدا کرنے میں ناکام ہو چکے ہو۔ تم غلام احمد کی فضیلت اور آنحضرتؐ کی عظمت کو داغ لگانے کی سعی ناپاک میں خود ہی انسانیت کے درجے سے گر گئے ہو۔ مسلمانوں پر تمہاری ہر سازش ظاہر ہو چکی ہے اور اب تم فقط کف صد افسوس مل سکتے ہو یا اپنی ناکامی پر بحیرہ ابیض و اسود کے پانیوں میں غرق ہو سکتے ہو اور انشاء اللہ بہت جلد تم اپنے ناپاک عزائم سمیت ڈوب مرو گے۔ تم لاکھ اپنے ناپاک ارادوں کو چھپاؤ لیکن ہم تمہاری ہر

اس " ادا " کو جان چکے ہیں کہ جو تم لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے اختیار کرتے ہو۔ ہم انشاء اللہ ہر جگہ تمہاری اصل حقیقت کھول کر رکھ دیں گے تاکہ تم سے بے خبر لوگ تمہارے مذموم ارادوں کو جان لیں۔ اور یہ تو تم خود بھی جانتے ہو کہ تمہارے وجود کی پرواز ہی فقط سامراجیت کی غلامی اور خدمت تک تھی۔ اب چونکہ سامراجی بھی ہمیشہ کے لئے برصغیر سے جا چکے لہٰذا اب تم بھی یہ کہتے ہوئے یہاں سے کوچ کرو کہ .....

بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

تمہارا اور تمہارے پیشوا کا مقصد یہ تھا کہ مسلمانوں کو عقیدہ جہاد میں کمزور کر دیا جائے لیکن مسلمان تمہارے جھانسے میں نہیں آئے اور انہوں نے تمہاری غلیظ تعلیمات کو پس پشت ڈال کر ہر باطل قوت سے جہاد کیا۔ اس لئے تمہارے لئے بہتر یہی ہے کہ تم اپنے گناہوں کی معافی مانگ لو اور پھر سے اسلام کے دامن میں آجاؤ اور اگر تم رسول معظمؐ کے دین اور تابندہ و پائندہ پیغام کو مان لو گے تو عین ممکن ہے کہ آنحضرتؐ تمہیں معاف کر دیں بلکہ تم نے انہیں جو کچھ بھی کہا وہ اسے بھول جائیں گے کیونکہ وہ تمہارے تنگ نظر غلام احمد کے برعکس رحمت کے خزانوں سے مالا مال ہیں اور اسی خزانے میں عفو و درگزر دو چمکتے موتی ہیں۔ دیکھو ! آجاؤ ! مان لو کہ غلام احمد کا وجود سازش کا نتیجہ اور فریبی تھا۔ آؤ ! دوبارہ امت محمدیہ کی طرف پلٹ آؤ۔ رب کعبہ کی قسم ! محمد رسول اللہؐ تو فطرتاً" ہی رحمدل اور اعلیٰ ظرف کے مالک ہیں اور یہ تو تم خود جانتے ہو کہ آنحضرتؐ نے ان سب کے ساتھ فتح مکہ کے دن کیا سلوک کیا تھا کہ جو انہیں تنگ کرتے تھے ' ان پر ظلم کے پہاڑ توڑتے تھے ' انہیں گالیاں دیتے تھے ' ان پر پتھر برساتے تھے اور شاعر و مجنوں کہہ کر مذاق اڑاتے تھے اور جن کی وجہ سے آنحضرتؐ کو اپنے آبا و اجداد کی بستی سے ہجرت کرنا پڑی تھی اور اگر تم نہیں جانتے تو آؤ دیکھو کہ وہی محسن کیا فرما رہے ہیں .....

جاؤ ! آج کے دن میں نے تم سب کو معاف کر دیا ہے۔ تم سے آج کوئی باز پرسی نہیں ہو گی اور اللہ بھی تم کو معاف کر دے گا کیونکہ وہ بے حد رحمان اور رحیم ہے۔

دیکھا تم نے کہ نبی نے کس وسعت قلبی کا مظاہرہ کیا ! کیا پوری کائنات مل کر ایسی ایک مثال بھی پیش کر سکتی ہے ؟ یقیناً نہیں ..... لہٰذا اے ظالمو ! جلدی کرو اس سے پہلے کہ تمہارے

متعلق کہا جائے کہ .....

ان مجرموں کو نظروں سے دور لے جاؤ ..... آجاؤ! واپس پلٹ آؤ اور ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر دلوں کو نبی کی محبت سے بھرلو اور رب العزت سے توبہ کرلو کہ .....

اسلام گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔ (متفق علیہ)

دیکھو! آنحضرتؐ تو وہ تھے کہ جنہوں نے اپنے سگے چچا کے قاتل کو بھی معاف کر دیا تھا بلکہ جب آپ کے چچا کا دل اور کلیجہ چبانے والی عورت معافی کی درخواست لے کر آئی تو آپ نے اسے بھی امان دے دی تھی۔ سو! تم بھی دیر نہ کرو وگرنہ اس رب کی قسم کہ جس نے زمین و آسمان کو تخلیق کیا ہے' اگر تم نے فوراً اور غیر مشروط طور پر توبہ نہ کی اور اسلام کی طرف رجوع نہ کیا تو تمہارا انجام بہت بھیانک ہو گا۔

اللہ اپنے قرآن کے ذریعے آج بھی تم سے مخاطب ہے کہ جھوٹے' جہنمی' عیاش' شرابی' اوباش' غاصب نبوت کافروں کے منافق غلام اور کاذب نبی کا ساتھ چھوڑ دو اور اللہ کے سچے نبی کا دامن تھام لو۔ ہم بھی تم سے یہی کہتے ہیں اور یہی کچھ کہہ سکتے ہیں کیونکہ ہدایت دینا تو فقط اللہ کے اختیار میں ہے .....

سفرِ حجاز ﷺ

شہید اسلام امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمۃ اللہ علیہ

کے قلم سے

ادارہ ترجمان السنۃ لاہور

پاکستان